بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماتم کے ناجائز ہونے کا ثبوت

شیعہ کتب سے

بجواب شیعہ پمفلٹ

(ثبوت ماتم)

از قلم

مولانا علامہ محمد اسماعیل نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ناظرین کرام - توجہ فرمائیے اس سال ماہ محرم سے پہلے شیعہ حضرات کی طرف سے ایک پمفلٹ شائع ہوا جس کے پہلے صفحہ پر لکھا ہوا ہے۔ "شیعہ سُنّی بھائی بھائی" اور سُرخی (ثبوت ماتم) پھر صفحہ ۲ پر سرخی " ماتم پر کیے گئے اعتراضات اور اُن کا جواب"

اعتراض نمبر ۱ :- رسول خدا نے اپنی وفات حسرت آیات پر حضرت فاطمہؑ زہرا کو ماتم و نوحہ کرنے سے منع فرمایا- (فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۲۲۸) اگر ماتم و نوحہ جائز ہے تو پھر حضور نے منع کیوں فرمایا ؟ پمفلٹ صفحہ ۲ - شیعہ کی طرف سے جواب

جواب :- مذکورہ روایت ضعیف ہے - لہٰذا ضعیف روایت سے ماتم کو ہرگز ناجائز ثابت نہیں کیا جا سکتا + ناظرین کرام غور فرمائیں - ماتم کے ناجائز ہونے پر جس کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے - یہ کتاب شیعہ حضرات کی ہے - اہلسنّت کی نہیں - تعجب ہے کہ شیعہ حضرات اپنی مستند کتاب کا حوالہ بھی نہیں مانتے - لیجئے میں شیعہ حضرات کی دوسری کتاب جلاء العیون (اردو) سے حوالہ نقل کرتا ہوں - ملاحظہ فرمائیے + یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت ہے جو بوقت وصال آپ نے اپنی جگر گوشہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمائی -

۱- اے فاطمہؓ واضح ہو کہ پیغمبر کے مرنے میں گریبان چاک نہ کرنا چاہیئے اور بال نہ نوچنے چاہئیں اور واویلا نہ کہنا چاہیئے اور وہ کہنا چاہیئے جو تیرے باپ نے

ابراہیم کے مرنے پر کہا کہ آنکھیں روتی ہیں اور دل دردمند ہے۔ اور میں وہ نہیں کہتا کہ موجب غضب پروردگار ہو اور اے ابراہیم میں تجھ پر اندوہناک ہوں +

(جلاء العیون حصہ اول اردو ص۱۱۱)

۲- اب اسی کتاب سے ایک حوالہ اور نقل کرتا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیے۔ ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؓ سے روایت کی ہے۔ کہ حضرت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے وقت وفات جناب سیدہؓ سے کہا۔ اے فاطمہؓ جب میں انتقال کر جاؤں۔ اس وقت تو اپنے بال میری مفارقت میں نہ نوچنا اور اپنے گیسو پریشان نہ کرنا اور واویلا نہ کرنا۔ (جلاء العیون ص۱۱۲ جلد اول)

شیعہ حضرات غور کریں۔ اس سے زیادہ صریح فیصلہ ممانعت ماتم کے متعلق کیا ہو سکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیاری بیٹی جناب سیدہ رضی اللہ عنہا کو وصیت فرماتے ہیں کہ میری وفات کے بعد جزع فزع مت کرنا۔ گریبان چاک نہ کرنا۔ اور نہ واویلا کرنا اور اپنے گیسو پریشان نہ کرنا۔

اعتراض نمبر ۲ کے جواب میں آپ نے لکھا ہے کہ شہید بیشک زندہ ہے اور اسے رزق بھی ملتا ہے مگر باوجود اس زندگی کے شریعت اسلامیہ کے بعض عقائد شہید کے متعلق وہی ہیں جو مردہ کے لئے ہوتے ہیں۔ مثلاً تدفین۔ یا ورثہ کے متعلق احکامات۔ نیز شہید کی بیوہ کو نکاح ثانی کی اجازت وغیرہ وغیرہ۔

اس آپ کی ساری تحریر کا مکمل جواب قرآن شریف سے لکھتا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیے فقط ترجمہ لکھتا ہوں۔ اور خوشخبری دیجئے صبر کرنے والوں کو وہ لوگ کہ پہنچتی ہے ان کو مصیبت۔ کہتے ہیں۔ تحقیق ہم واسطے اللہ کے ہیں اور تحقیق ہم طرف اس

کے پھر جانے والے ہیں۔ یہ لوگ اوپر ان کے ہے درود پروردگار ان کے سے اور رحمت یہ لوگ وہی ہیں راہ پانے والے۔ قرآن شریف تو مصیبت کے وقت صبر کرنے کا حکم دے رہا ہے۔ کسی جگہ بھی جزع فزع کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور صاف صاف اعلان فرما رہا ہے۔ کہ شہید زندہ ہے مردہ مت کہو ان لوگوں کو۔ جو خدا کے راستے میں قتل ہو جائیں بلکہ ان لوگوں کو دل میں بھی مردہ گمان نہ کرو۔ وہ زندہ ہیں اور روزی دیئے جاتے ہیں اگر آپ سیّد الشہدا حضرت امام عالی مقام کو بھی زندہ نہیں مانتے مردہ ہی تصوّر کرتے ہیں جیسے آپ نے لکھا ہے کہ بعض احکام شہید کیلئے بھی وہی ہیں جو مردہ کے لئے ہوتے ہیں معاذ اللہ۔ کیا آپ قرآن شریف سے ثابت کر سکتے ہیں کہ شہید کا ماتم کرنے کا حکم دیا گیا ہو؟ زیادہ نہیں تو ایک آیت ہی قرآن شریف کی دکھا دیجئے جس سے ثابت ہو سکے کہ اللہ تعالٰے نے شہید کا ماتم کرنے کا صاف صاف حکم فرما دیا ہے۔ انشاء اللہ قیامت کی صبح تک نہیں دکھا سکیں گے +

ہاں ایک بات ماتم کے ثبوت میں لکھنے پر مجبور ہو گئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ کو جب بشارت فرزند کی دی گئی تو انہوں نے منہ پر ہاتھ رسید کیا۔ اس سے پیٹنے پر استدلال کیا ہے۔ مگر یہ عجیب مضحکہ خیز دلیل ہے۔ ان عقلمندوں سے کوئی پوچھے کہ فرزند پیدا ہونے کی بشارت ملنے پر لوگ خوشی کیا کرتے ہیں اور یا ماتم؟ لہٰذا یہ دلیل باطل ہے۔ حضرت بی بی سارہ رضی اللہ عنہا نے تو تعجب سے منہ پر ہاتھ مارا کہ میں تو بوڑھی بانجھ ہو چکی ہوں۔ میرے لڑکا کیسے پیدا ہو گا؟۔ خدا جانے شیعہ حضرات نے اسکو ماتم کی دلیل کیسے بنا لیا۔؟ خدا ان حضرات کو ہدایت عطا فرمائے اور صحیح سمجھ عطا فرمائے۔

اعتراض نمبر ۳۔ شیعہ لوگ ہی قاتلان سادات تھے اور امام کی بد دعا کا نتیجہ ہے کہ رو پیٹ رہے ہیں اور اب اپنے بزرگوں کے کئے ہوئے افعال کی توبہ کرتے ہیں۔ نیز سب سے پہلے ماتم یزید کے گھر میں برپا ہوا تھا۔ شیعہ کی طرف سے جواب " یہ الزام محض ہے کہ شیعہ لوگ ہی قاتلان سادات تھے۔ حضرت امام حسین کو اور ان کے ساتھیوں کو جس کسی نے بھی شہید کیا یا جس کسی کا شہید کرنے میں ہاتھ ہے۔ ہم ان سب پر صبح و شام گھڑی گھڑی کھری کھری تری تری لعنت بیشمار لعنت کرتے ہیں۔ جب شیعان حیدر کرار مظلوم کربلا کے قاتل نہیں ہیں۔ بلکہ ان کے پیروکار ہیں۔ تو پھر بد دعا والا ڈھکوسلا چہ معنی ؟ یہ بھی غلط ہے کہ ماتم سب سے پہلے یزید کے گھر میں ہوا۔ بلکہ سب سے پہلے حسین رضی اللہ عنہ کا ماتم آپ کی ہمشیرہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کیا۔ فرض کرو سب سے پہلے ماتم یزید کے گھر میں ہوا۔ تو اس سے ماتم ناجائز کیونکر ہو گیا ؟ جب کہ یزید کی ڈاڑھی بھی تھی اور نماز بھی پڑھتا تھا۔ کیا اب ہم کو ڈاڑھی نہیں رکھنی چاہیئے اور نماز بھی ترک کر دینی چاہیئے ؟ اللہ تعالیٰ صحیح سمجھ عطا فرمائے" (شیعہ پمفلٹ ص ۳)

اس کا جواب بھی شیعہ حضرات کی کتابوں سے نقل کرتا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیے اور انصاف کیجئے۔ شیعی کتب سے چند اقتباسات نقل کرتا ہوں۔

شیعہ کی مستند کتاب اخبار ماتم مطبوعہ رام پور ص ۲۵۸ میں لکھا ہے +

ترجمہ :۔ جب امیر معاویہ کی خبر وفات اہل کوفہ کو پہنچی اور امام حسین کی ہجرت مکہ کا حال معلوم ہوا۔ تو تمام شیعہ نے مجتمع ہو کر بالاتفاق آپ کی طرف خط لکھا۔ اور عبداللہ بن مسمع اور عبداللہ بن دال کے ہاتھ وہ خط روانہ کیا۔ یہ دونوں قاصد

دوڑتے ہوئے مکہ معظمہ دس رمضان کو امام صاحب کی خدمت میں پہنچے۔ یہ سلسلہ یونہی جاری رہا۔ کہ ایک دن میں چھ سو خطوط آپ کی خدمت میں پہنچے اور بالآخران کی تعداد بارہ ہزار تک پہنچ گئی۔ اب ایک خط کا مضمون ملاحظہ فرمائیے۔ شیعہ کی مستند کتاب جلاء العیون جلد ۲ صفحہ ۱۸۸،۱۸۹ میں ایک خط شیعان کوفہ کا بدیں مضمون مسطور ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ نامہ سلیمان بن صرد خزاعی مسیب رضؓ بن نجبہ اور رفاعہ رضؓ بن شداد و حبیب رضؓ ابن مظاہر از جمیع شیعان، مومنین و مسلمین اہل کوفہ کی جانب سے بخدمت امام حسین رضؓ بن علی بن ابی طالب آپ پر سلام خدا ہو۔ اور ہم اس نعمتہائے کاملہ خدا پر جو ہم پر ہے حمد کرتے ہیں۔ واضح ہو کہ اس وقت ہمارا کوئی امام پیشوا نہیں۔ پس آپ ہماری طرف توجہ کیجئے اور ہمارے شہر میں قدم رنجہ فرمائیے کہ ہم سب آپ کے مطیع ہیں۔ شاید حق تعالیٰ حق کو آپ کی برکت سے ہم پر ظاہر کرے ایک خط کا مضمون اور نقل کرتا ہوں ملاحظہ ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:۔ یہ عریضہ شیعوں اور ذریوں مخلصوں کی طرف سے بخدمت امام حسین رضؓ بن علی بن ابی طالب ہے۔ اما بعد بہت جلد آپ اپنے دوستوں اور ہواخواہوں کے پاس تشریف لائیے کہ جمیع مردان ولائیت منتظر قدوم میمنت لزوم ہیں۔ اور بغیر آپ کے دوسرے شخص کی طرف لوگوں کو رغبت نہیں البتہ بالتعجیل تمام ہم مشتاقوں کے پاس تشریف لائیے۔ (جلاء العیون جلد ۲ صفحہ ۱۸۹)

امام حسین رضی اللہ عنہ کا جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:۔ یہ خط حسین رضؓ ابن علی رضؓ کا مومنوں مسلمانوں شیعان اہل کوفہ کی طرف ہے۔ اما بعد۔ قاصدوں اور بیشمار خطوط آنے کے بعد جو تم نے مجھے

خط ہانی اور سعید کے ہاتھ بھیجا مجھے پہونچا۔ تمہارے سب خطوط سے مطلع ہوا۔ تم سب نے خطوط میں مجھے لکھا ہے کہ ہمارا کوئی امام نہیں آپ بہت جلدی تشریف لائیے خدا آپ کی برکت سے ہم کو بحق ہدایت کرے۔ واضح ہو کہ میں بالفعل تمہارے پاس اپنے برادر و پسر عم محل اعتماد مسلم بن عقیل کو بھیجتا ہوں۔ اگر مسلم مجھے لکھیں کہ جو تم نے مجھے خطوط میں لکھا ہے بہ مشورہ عقلاء و اشراف و بزرگان قوم لکھا ہے اسی وقت میں انشاءاللہ بہت جلدی تمہارے پاس چلا آؤں گا۔ میں اپنی جان کی قسم کھاتا ہوں۔ امام وہی ہے جو درمیان مردم بکتاب خدا حکم اور قیام کرے اور قدم جادۂ شریعت مقدسہ سے باہر نہ رکھے اور لوگوں کو دین حق پر مستقیم رکھے۔" (جلاء العیون جلد ۲ صفحہ ۱۹۰) و سلام حسینؓ بن علیؓ ابن ابی طالب

ان تمام خط و کتابت سے واضح ہوتا ہے کہ شیعان کوفہ کس منت و سماجت سے ارادتمندانہ اور مخلصانہ خطوط لکھ کر امام صاحب کو بلوایا اور ان ہی بلانے والے مخلص شیعوں نے آپ کو تیغ جفا سے شہید کیا۔ اپنی کتاب کا حوالہ ملاحظہ ہو۔

"پس بیس ہزار مردم عراقی نے امام حسینؓ سے بیعت کی تھی خود انہوں نے شمشیر امام حسینؓ پر کھینچی اور بیعت ہائے حسینؓ ان کی گردنوں میں تھی کہ امام حسینؓ کو شہید کیا۔" کیوں جناب اب بتائیے یہ لوگ آپ کو شہید کرنے والے کون تھے شیعہ تھے یا کوئی اور؟ (جلاء العیون اردو جلد اول صفحہ ۳۵۸)

اور اسی کتاب میں لکھا ہے کہ امام نے شیعان کوفہ کو میدان کربلا میں کہا۔

"اے بے وفایان جفاکاران خدا تم پر وائے ہو۔ تم نے ہنگام اضطراب و اضطرار اپنی مدد کو مجھے بلایا اور جب میں نے تمہارا کہنا قبول کیا اور تمہاری نصرت و ہدایت

کرنے کو آیا۔ اس وقت تم نے شمشیر کینہ مجھ پر کھینچی اور اپنے دشمنوں کی تم نے یاری اور مددگاری کی اور اپنے دوستوں سے دست برداری کرکے دشمنوں سے مل گئے +

آگے امام صاحب فرماتے ہیں اور میری جانب سے کوئی برائی تمہاری نسبت صادر نہیں ہوئی تھی اور کوئی برائی مجھ سے تم کو نہیں پہنچی + اور سنیئے بروائیت دیگر امام حسینؓ نے درمیان لشکر مخالف آواز دی کہ اے شیث بن ربعی اے حجاز بن الجرا۔ اے قیس بن اشعث۔ اے یزید بن حارث کیا تم نے مجھ کو خطوط نہیں لکھے کہ میوہ جات تیار ہو گئے اور صحرا سر سبز ہو گیا اور لشکر ہائے دوستان در بار مہیا ہو گئے۔ بہت جلد آپ تشریف لائیے کہ ہم سب آپ کی نصرت و یاری کریں۔ (جلاء العیون جلد ۲ صد ۲۲۴)

بتائیے جناب یہ کون لوگ تھے؟ جن کو امام عالی مقام نام بنام خطاب فرما رہے ہیں یہی وہ لوگ شیعہ تھے جنہوں نے خطوط لکھے تھے اب آپکو شہید کرنے کیلئے میدان کربلا میں جمع ہو گئے تھے اور سنیئے خطبہ حضرت امام زین العابدین۔ بمقام کوفہ

امام زین العابدین نے فرمایا۔ ایہا الناس۔ میں تم کو قسم خدا کی دیتا ہوں تم جانتے ہو کہ میرے پدر کو خطوط لکھے اور ان کو فریب دیا۔ اور ان سے عہد و پیمان کیا اور ان سے بیعت کی۔ آخر کار ان سے جنگ کی اور دشمن کو ان پر مسلط کیا۔ پس لعنت ہو تم پر تم نے اپنے پاؤں سے جہنم کی راہ اختیار کی۔ (جلاء العیون جلد ۲ صد ۲۷۲)

اب جناب خود انصاف فرمالیں کہ آپ کو شہید کرنے والے کون تھے؟ میں نے آپکی کتابوں سے یہ حوالے من وعن نقل کر دیئے ہیں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

اب آپ نے یہ جو لکھا کہ بردعا والا ڈھکوسلا چہ معنی؟ لیجئے یہ بھی آپ کی کتاب سے

نقل کرتا ہوں ملاحظہ ہو۔ حضرت زینب رضؓ نے اہل کوفہ کا رونا پیٹنا دیکھا۔ تو آپ نے ایک خطبہ پڑھا۔ مائی صاحبہ نے فرمایا۔ تم ہم پر گریہ ونالہ کرتے ہو حالانکہ تم ہی نے ہم کو قتل کیا ہے سچ ہے واللہ لازم ہے کہ تم بہت گریہ کرو اور کم خندہ کرو۔ یعنی اللہ کی قسم روتے پھرو تم بہت روؤ اور تھوڑا ہنسو۔ (جلاء العیون جلد ۲ صفحہ ۲۷)

کیوں جناب غلام عباس صاحب یہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی بددعا نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا یہ ڈھکوسلہ ہے؟ خدا آپ کو صحیح سمجھ عطا فرمائے۔

اب آپ نے جو یہ لکھا کہ یہ بھی غلط ہے کہ ماتم سب سے پہلے یزید کے گھر میں ہوا۔ اگرچہ پھر مان بھی گئے کہ فرض کرو کہ سب سے پہلے ماتم یزید کے گھر میں ہوا لیجئے یہ بھی آپ کی کتاب سے نقل کرتا ہوں ملاحظہ ہو۔ اخبار ماتم کتاب میں لکھا ہے ترجمہ:۔ جب اہل بیت یزید کے گھر لائے گئے بڑی نرمی اور مہربانی سے پیش آیا۔ اور اہل بیت کے لئے حکم کیا کہ میرے گھر داخل کئے جائیں۔ جب مستورات یزید کے گھر داخل ہوئیں۔ بنو سفیان کی تمام عورتیں چیخنے لگیں اور امام حسین رضؓ پر نوحہ شروع کر دیا ہندہ زوجہ یزید پردہ پھاڑ کر برہنہ بدن باہر نکل پڑی اور کہنے لگی۔ اے یزید جگر گوشہ فاطمہ رضؓ (حسین) کا سر مبارک نیزے پر تانا ہوا میرے گھر کے دروازے پر رکھا ہوا ہے۔ یزید اپنی عورت کے پاس کود کر گیا اور اس کو کپڑوں سے ڈھانکا اور کہا ہاں تم اس پر ماتم کرو۔ کپڑے اور زیور اس پر اتار پھینکو اور تین دن صف ماتم بچھائے رکھو۔ اس پر اہل کوفہ ماتم کرنے رونے پیٹنے لگے۔ تو حضرت زینب رضؓ ہمشیرہ (امام حسین رضؓ) نے کہا۔ یہ شور وفغاں کیسا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ تمہارے بھائی کا ماتم ہے۔ بی بی صاحبہ نے کہا۔ چپ کرو۔ گھڑیاں چپ کرائے گئے اور

شور بند ہوا۔ تو آپ فصیح و بلیغ خطبہ پڑھنے لگیں۔ (اخبار ماتم ص۹۶ وجس میں یہ بد دعا کی گئی جو اوپر درج ہو چکی)۔ یہ تو جناب سب کچھ آپ کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے جو نقل کیا جا رہا ہے۔ اہل سنت کا کیا قصور ہے۔؟

شیعہ حضرات کو سوچنا چاہیئے کہ وہ ماتم کرنے میں کس کی اتباع کرتے ہیں اور پہلا ماتمی شخص کون ہے۔ اور کس کے گھر سے پہلے یہ رسم شروع ہوئی اور جب شیعہ کی معتبر کتاب میں تصریح موجود ہے کہ ماتم کرنے والوں کا پہلا امام یزید ہے تو ان کو شرم آنی چاہیئے کہ کس کی تقلید کر رہے ہیں؟ الٹا اس کی تعریف کرتے ہیں کہ یزید کی داڑھی بھی تھی اور نماز بھی پڑھتا تھا لاحول ولا قوۃ الا باللہ باقی رہا داڑھی کا معاملہ اس پر مجھے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں خود ہی اپنی شکلوں کو آئینہ کے سامنے کھڑے ہو کر ملاحظہ فرمالیں کہ آپ میں سے کتنے حضرات کا اس پر

شیعہ پمفلٹ ص۳ کی سرخی اثبات ماتم

اس میں غلام عباس صاحب نے ماتم کے ثبوت میں اہل سنت کی کتابوں سے حوالے نقل کرنے کی تکلیف کی ہے لیکن اس سے شیعہ حضرات کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا کیونکہ اہل سنت ماتم کے قائل ہی نہیں ہیں اس لئے کہ قرآن شریف اور حدیث شریف ماتم کے سخت خلاف ہیں کیونکہ قرآن و حدیث مصیبت کے وقت صبر کا حکم دیتے ہیں۔ جب ہم ماتم کے قائل ہی نہیں ہیں تو ہماری کتابوں کے حوالے لکھنے چہ معنی دارد۔ ہم اپنی کتابوں کو جیسا سمجھ سکتے ہیں ویسا دوسرا کب سمجھ سکتا ہے؟ پھر توڑ مروڑ کر اہل سنت کی کتابوں کے حوالے پیش کرنے کا کیا فائدہ؟

یہ جو آپ نے سرخی لگائی ہے کہ (قرآن پاک سے ماتم کا ثبوت) اسکا جواب

اوپر گزر چکا ہے۔ اور ماتم کے ثبوت میں یہ جو آپ نے لکھا ہے کہ رسول اللہ لوٹے اس حال میں کہ وہ اپنی ران کو پیٹ رہے تھے یہ بالکل نامکمل حوالہ دے دیا اور یہ نہ بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں سے لوٹے؟ اور کیا صدمہ آپ کو پہنچا؟ کس قسم کی تکلیف آپ کو پہنچی؟ جس کی وجہ سے آپ ران پیٹ رہے تھے۔ اسی طرح آپ نے دوسرے حوالے اہل سنت کی کتابوں سے توڑ مروڑ کر لکھنے کی بے فائدہ زحمت گوارا کی ہے ان سب کا جواب میں آپ کی کتابوں سے نقل کرتا ہوں۔ ملاحظہ کیجیئے۔ قرآن و حدیث سے ماتم کی ممانعت اور صبر کی ہدایت۔ یہ سب اوپر لکھا جا چکا ہے + جو شیعہ حضرات کی کتابوں سے نقل کیا گیا ہے۔

ماتم کرنے والوں کیلئے امام جعفر صادق کا فتوی کفر (فروع کافی جلد ۳ ص ۱۲۱)

ترجمہ :۔ امام جعفر صادق نے فرمایا۔ صبر اور مصیبت مومن کے پیش آتے ہیں اسے مصیبت آتی ہے وہ صبر کرتا ہے۔ اور گھبراہٹ اور مصیبت کافر کے پیش آتی ہے اور اسے مصیبت آجاتی ہے اور وہ جزع فزع کرنے لگ جاتا ہے) اس حدیث میں حضرت امام جعفر صادق نے مومن اور کافر کی شناخت یہ بتائی ہے + کہ مومن کو مصیبت آجائے۔ تو اس پر وہ صابر ہوتا ہے۔ لیکن جب کافر کو مصیبت پیش آجائے تو وہ جزع فزع کرنے لگتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں حدیث کا مطلب صاف یہ ہے۔ کہ جو مصیبت پر صبر کرے وہ مومن ہے اور جو جزع فزع کرے وہ امام جعفر صادق رض صاحب کے نزدیک کافر ہے غلام عباس صاحب یہ آپ کی معتبر کتاب ہے اور امام جعفر صادق رض کا حکم ہے۔ اب چاہے مانو یا انکار کرو۔ یہ آپ کی مرضی ہے + اب سنیئے جزع فزع کی تعریف امام کی زبانی اسی صفحہ پر ملاحظہ کیجیے + جابر کہتا ہے میں نے

حضرت صادقؓ سے پوچھا۔ جزع کیا ہے؟ فرمایا انتہائی جزع ویل وعویل کی پکار کرنا اور منہ پر طمانچے لگانا۔ سینہ زنی کرنا۔ بال نوچنا اور جس نے نوحہ (ماتم) کیا۔ اس نے صبر چھوڑ دیا اور غیر شرعی کام کیا۔ کیا شیعہ حضرات ان صریح احادیث آئمہ اہلبیت کا انکار کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اب سنیئے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا ارشاد اور آخری وصیت کربلا کے میدان میں۔ شیعہ حضرات کی معتبر کتاب سے نقل کرتا ہوں۔

جناب سید الشہداء امام حسینؓ نے کربلائے معلّٰی میں اپنی ہمشیرہ حضرت زینبؓ کو فرمایا۔ اے بہن جو میرا حق تم پر ہے اس کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ میری مصیبت مفارقت پر صبر کر۔ پس جب میں مارا جاؤں تو ہرگز منہ نہ پیٹنا اور بال اپنے نہ نوچنا اور گریبان چاک نہ کرنا۔ کہ تم فاطمہ زہرا کی بیٹی ہو۔ جیسا انہوں نے پیغمبر خدا کی مصیبت میں صبر فرمایا تھا۔ اسطرح تم بھی میری مصیبت میں صبر کرنا۔ الخ (امارۃ بعائر ص۲۹۷)

حضرت امام حسین رضی اللہ کی آخری وصیت سے آپ کا یہ حوالہ بھی غلط ثابت ہو گیا کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے ماتم کیا کیونکہ آپ نے اپنے بھائی حضرت امام حسین کی وصیت پر عمل کیا تھا پھر کیونکر ماتم کرتیں؟ اور اتنی جلدی اپنے بھائی کی وصیت کو کیسے بھول جائیں؟ (خواجہ اویسؓ قرنی کا ماتم) یہ آپ کی جہالت کی زبردست دلیل ہے کہ آپ نے اپنے دانت توڑ لئے تھے۔ حضرت خواجہ صاحب نے تو عشق اور محبت کا ثبوت دیا تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت میں غلبہ عشق میں سارے دانت توڑ لئے تھے اس سے ماتم کا ثبوت پیش کرنا جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟ آپ شیعہ حضرات بھی حضرت امام عالی مقام کی موافقت میں عشق و محبت کا ثبوت دیں اور کسی ظالم کے ساتھ جہاد کر کے شہادت کا مرتبہ حاصل کریں۔ جیسے

حضرت خواجہ صاحب نے عشق ومحبت میں مستغرق ہوکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت میں اپنے سارے دانت توڑ دیئے تھے کیا آپ اس بات کی کوئی شہادت پیش کرسکتے ہیں ؟ کہ خواجہ صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ماتم کیا تھا ؟ جیسے آپ ہر سال ماتم کرتے ہیں ؟ اسلام میں پہلا سانحہ عظیم وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا مگر اہل بیت یا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کبھی نوحہ۔ بکا۔ مرثیہ خوانی اور سینہ کوبی کی رسم ہونے نہ دی۔ جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نہایت بے دردی سے مسجد میں شہید کئے گئے۔ حسنین رضی اللہ عنہ نے ان کے غم میں کبھی ماتم نہ کیا۔ پھر امام حسن رضی اللہ عنہ بھی زہر خورانی سے شہید کئے گئے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے بڑے بھائی کے غم میں کبھی ماتم نہیں کیا نہ پیٹنے کی رسم ادا کی۔ حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ نے محشر خیز واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا انہوں نے بھی ماتم نہیں کیا نہ پیٹنے کی رسم ادا کی ایسا ہی دیگر آئمہ عظام نے بھی کبھی ماتم کی رسم ادا نہیں کی۔ پھر ان سے بڑھکر کس شخص کو شہدائے کربلا کا غم ہوگا ؟ پھر کیونکر کہا جاوے کہ یہ بدعات باعث ثواب اور موجب نجات ہوسکتی ہیں ؟ ایک سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ جسقدر حوالے آپ نے اس پمفلٹ میں لکھے ہیں۔ اگر آپ کے نزدیک یہ صحیح بھی ہوں تو پھر یہ بھی بتائیے کہ کیا یہ حضرات بھی ہر سال اسی طرح ماتم کی رسم ادا کرتے چلے آرہے تھے ؟ جس طرح آپ ہر سال ماتم کی رسم ادا کرتے ہیں + اس کا جواب تو شاید آپ قیامت کی صبح تک بھی نہ دے سکیں گے۔ خدا آپ کو صحیح سمجھ عطا فرمائے۔

اب آپ نے آخری مضمون۔ ایک گزارش میں جو یہ لکھا ہے۔ کہ آپ سینماؤں میں دکھائی جانے والی بے راہ روی۔ ٹیلی ویژن کے اخلاق سوز پروگرام۔ شادی بیاہ

کے شادیانے کھیل تماشوں - شور رقص - بینڈ باجے و راگ و رنگ اور طبلے کی تھاپ پر وجد اور بھنگڑہ وغیرہ وغیرہ - اس کا جواب صرف یہ ہے کہ جس طرح ہم آپ کے مروجہ ماتم کے خلاف ہیں اسیطرح ہم مذکورہ بالا خرافات کے بھی سخت خلاف ہیں - کیونکہ یہ سب کام شریعت محمدی کے خلاف ہیں - ہمارا کام تو صرف مذہب حق کی تبلیغ ہے - ہم آپ کو زبردستی ماتم سے روکنے کا حق نہیں رکھتے - کیونکہ دین میں سختی نہیں + اگر آپ پمفلٹ شائع نہ کرتے تو ہم بھی اس کا جواب نہ لکھتے +

عید میلاد النبی کے جلوس پر اعتراض

یہ اعتراض بھی آپ کا بے جا ہے کیونکہ آپ بھی اس کے قائل ہیں بعض شیعہ حضرات بھی اس جلوس میں شامل ہوجاتے ہیں - میں نے خود دیکھ کہ گوجرانوالہ میں اسی جلوس میں شیعہ ذاکر برکت علی صاحب جعفری کئی سال تک شامل ہوتے رہے اور ہر چوک میں شان رسالت میں تقریریں بھی کرتے رہے اور بعض شیعہ حضرات بھی ان کے ساتھ جلوس میں شامل ہوتے رہے - اور اگر آپ کے نزدیک ماتم کا جلوس نکالنا جائز ہے تو پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مبارک کی خوشی میں جلوس نکالنا کیسے ناجائز ہوگیا - ؟ خدا آپ کو عقل عطا فرمائے +

تراویح پر اعتراض

یہ اعتراض بھی آپ کا بے معنی ہے کیونکہ یہ تراویح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے - حدیث پاک میں تصریح موجود ہے کہ آپ نے تین روز

تراویح با جماعت ادا فرمائی ہے اس کے بعد خلفائے راشدین اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا بیس تراویح پر اجماع ہوگیا جو چودہ سو سال سے عرب و عجم میں اس پر عمل ہو رہا ہے دیکھئے مظاہر حق شرح مشکوٰۃ وغیرہ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علیکم بسنتی وسنۃ الخلفائے راشدین یعنی میری سنت پر عمل کرو اور میرے خلفائے راشدین کی سنّت پر بھی عمل کرو۔ اور مشکوٰۃ شریف میں یہ حدیث موجود ہے کہ آپ نے فرمایا میرے بعد ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرو اور یہ بھی حدیث میں موجود ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں سب صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایک قاری کے پیچھے نماز تراویح پڑھنے کا حکم دیا اور مسجد کو روشن کیا اور جب حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے دیکھا فرمایا اللہ تعالیٰ عمر کی قبر کو روشن کرے جسطرح انہوں نے ہماری مسجد کو روشن کیا ہے اب آپ کی مرضی ہے تراویح کی سنّت پر عمل کریں یا نہ کریں۔ باقی رہا گیارہویں شریف پر اعتراض +

یہ تو صرف جناب غوث پاک پیران پیر محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی روح مبارک کو ایصال ثواب پہنچانا ہے + ہمارے نزدیک گیارہویں شریف فرض یا واجب نہیں بلکہ یہ ایک کار ثواب ہے + اگر آپ گیارہویں کے قائل نہیں تو آپ کی مرضی + لیکن ہم لوگوں پر آپ کو طعن کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ اور نہ ہم آپ کو مذکورہ بالا اعمال پر عمل کرنے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔

آخر میں جو آپ نے لکھا ہے۔ عصر حاضر میں شیعہ سنی " اتحاد ناگزیر ہے بالکل درست ہے واقعی پاکستان ہمیں اپنی جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہے اور اس ملک کی حفاظت کرنا ہمارا اولین فرض ہے۔ جو کچھ آپ نے آخری مضمون میں لکھا ہے سب کچھ درست ہے۔

لیکن آپ کو بھی اصحاب ثلاثہ حضرت جناب ابو بکر صدیق - عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی شان میں بے ادب کلمات اور گستاخی کے الفاظ استعمال کرنے سے باز رہنا چاہیئے - جیسے آپ کی کتابوں میں مندرج ہیں + کیونکہ شیعہ سنی مخالفت کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ ہمارے بزرگوں کے شان میں بے ادب کلمات اور گستاخی کے الفاظ تحریری اور تقریری شیعہ حضرات کی طرف سے استعمال کیئے جاتے ہیں - جو ہمارے لئے کسی حالت میں بھی قابل برداشت نہیں + اگر آپ شیعہ حضرات انکی صداقت وخلافت کو نہیں مانتے تو نہ مانیئے یہ آپ کا عمل آپ کے ساتھ ہے - جس کا فیصلہ قیامت کے میدان میں اللہ تعالےٰ خود فرما دیگا - لیکن آپ حضرات کو ان پاک حضرات کے شان میں گستاخ الفاظ اور بے ادب کلمات استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا اور ہم کو بھی زبردستی ماتم وغیرہ سے آپ کو روکنے کا حق نہیں پہنچتا - کیونکہ دین میں سختی نہیں + اگر آپ پمفلٹ شائع نہ کرتے تو ہم بھی اسکا جواب لکھنے پر مجبور نہ ہوتے -

مولانا محمد اسمٰعیل نقشبندی

۷۸۹
۹۲

قہر کبریائی بر منکرین حکم الہٰی

زانیوں اور چوروں کی حمایت میں

خلافِ قرآن ڈاکٹر اسرار احمد کا بیان

ڈاکٹر اسرار کے گمراہ کن اخباری بیان کا

رَدّ

قرآن و حدیث شریف کی روشنی میں

از قلم

مولانا محمد اسماعیل نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ